Dareecha-e-Tahqeeq
دریچۂ تحقیق
ISSN PRINT 2958-0005 ISSN Online 2790-9972
VOL 4, Issue 2
www.dareechaetahqeeq.com dareecha.tahqeeq@gmail.com

ڈاکٹر طیبہ نگہت
اسسٹنٹ پروفیسر۔شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونی ورسٹی فیصل آباد
خدیجہ ایوب
اسکالر ایم فل اردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونی ورسٹی فیصل آباد

مشرف عالم ذوقی کی ناول نگاری کے ادبی امتیازات

Dr. Tayyaba Nighat
Assistant Professor Department of Urdu Government College Women University Faisalabad
Khadija Ayub
Scholar MPhil Urdu, Government College Women University Faisalabad

Literary Distinctions Of Musharraf Alam Zauqi Novels

Musharraf Alam Zauqi is renowned novelist, short story writer, dramatist, columnist and poet. His novels earned a great fame for him, this is due to the unique themes and literary treatment of these creations. In his very much acclaimed novels he has described the philosophy of human nature. His novels predominantly narrated the heritage and culture of variegated societies. He masterfully highlighted the abruptly changing norms of society. Musharraf Alam Zauqi also opted blunt style to bring forth the ills of life. Some of his novels brought out feminist themes, the aspiration of self recognition and freedom of speech. The skillful narration style of his writings make him distinct novelist. This research article is an effort to highlight the novelistic distinctions of Musharraf Alam Zauqi.

Key Words: Fame, Unique Themes, Literary Treatment, Human Nature, Distinctions

کلیدی الفاظ: شہرت، منفرد موضوعات، ادبی برتاؤ، فطرت انسانی، امتیازات

مشرف عالم ذوقی کی ادب سے وابستگی اس وقت ہوئی جب وہ گیارہ برس کے تھے۔ ان کی تخلیقات میں افسانے، ڈرامے، تنقیدی کتب، ناول، کالم، نظمیں، کہانیاں وغیرہ شامل ہیں۔ مشرف عالم ذوقی نے 17 ناول تخلیق کیے۔ "عقاب کی آنکھیں" ان کا پہلا ناول ہے۔ دیگر ناولوں میں نیلام گھر، لمحہ آئندہ، شہر چپ ہے، بیان، ذبح، مسلمان، پوکے مان کی دنیا، پروفیسر ایس کی عجیب داستان، لے سانس بھی آہستہ، آتش رفتہ کا سراغ، اردو، سب سازندے، سنامیمن ویجیتا، نالہ شب گیر، اڑتے دوزرا، سرحدی بندی شامل ہیں۔ یہ تمام ناول اپنے الگ الگ موضوعات کی وجہ سے معروف ہوئے مشرف عالم ذوقی اپنے ہر ناول میں ایک نیا موضوع اور مسئلہ قارئین کے سامنے رکھتے ہیں ساتھ ساتھ اُس کا حل بھی پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے ناول کو ایک نیا رنگ بخشا۔

"عقاب کی آنکھیں" مشرف عالم ذوقی کا پہلا ناول ہے۔ جو 17 سال کی عمر میں لکھا گیا۔ یہ ناول بنیادی طور پر سقراط کی یاد کو تازہ کرنے کے لیے لکھا گیا سقراط نے لکھا ہے کہ "روح ایک سنگیت کی مانند ہے اور بیماریوں کی وجہ سے جسم کے اعضاء ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔۔۔ روح اپنے سنگیت سے جسم میں دوبارہ جان ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔" ذوقی کے اس ناول کو سقراط کے اس قول کی تشریح کہا جا سکتا ہے۔ اس میں انہوں نے انسانی فطرت کے فلسفے کو بیان کیا ہے کہ ہر جاندار چیز کے اندر جنسی جذبات فطری طور پر موجود ہوتے ہیں۔ یہ ایک قدرتی عمل ہے جس سے کوئی بچنا بھی چاہے تو بچ نہیں سکتا۔ مشرف عالم ذوقی کو موضوعاتی ناول لکھنے میں بہت کو مہارت حاصل تھی

۔وہ بے باکی سے اپنے معاشرے کی تہذیب وتمدن، سماج اور انسانیت کے بگڑتے نقوش کو نہ صرف دیکھتے بلکہ پہلے اپنے دل میں اور پھر قلم کے ذریعے کاغذ پر اُتارتے ہیں ذوقی کے اکثر ناولوں کا پس منظر سیاسی بھی ہے جیسا کہ ان کے ناول "آتش رفتہ کا سراغ" کہ سر ورق پر رقم ہے "ہندوستانی تہذیب کی آپ بیتی" اس ناول کو بھارتی مسلمانوں پر ہونے والے حالات وواقعات اور ان کے خلاف ہونے والی سازشوں کو حقائق کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مشرف عالم ذوقی نے اس ناول میں بٹلہ ہاؤس انکاؤنٹر کے واقعے کو بہت خوبصورت انداز میں سمویا ہے اس واقعے کے ذریعے انہوں نے ہندوستان کے سیاسی وسماجی زندگی کی عکاسی کی ہے۔

مشرف عالم ذوقی نے عورتوں کے مسائل کو بھی اپنے ناولوں کا موضوع بنا کر تانیثی ڈسکورس کی روایت کو مستحکم بنایا۔ عورت کی اہمیت اس کی سوچ، شعور اور شاخت بھی ذوقی کا موضوع ہے، ان عناصر میں نئے رجحانات کو شامل کر کے سماجی ڈھانچوں سے ہم آہنگ کرنا ذوقی کا انداز ہے۔ فیمینزم کی تحریک کا مقصد بھی یہی تھا کہ ہر جنس دوسری جنس کے برابر ہے یعنی مرد اور عورت دونوں برابر ہیں۔ آج کی خواتین حاکم اور محکوم کے اس کھیل کا خاتمہ کر کے اپنی انفرادی شاخت تسلیم کروانے کی کوشش میں ہیں مشرف عالم ذوقی کے ناولوں میں بھی اسی طرح کی عورت ملتی ہے جو فکری سطح پر آج کی آزاد عورت ہے۔ انہوں نے عورت کے اس کردار کے ذریعے تانیثی ڈسکورس کو ثقافتی ڈسکورس کے ساتھ مربوط کیا ان کا ناول "لے سانس بھی آہستہ" میں جو معاشرتی المیہ بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ غیر اخلاقی ویب سائٹ کا نوجوان نسل پر اثرات۔ اس کے ساتھ ایک معذور لڑکی کی داستان بیان کی گئی ہے۔ لڑکی کا باپ مجبور ہے اور بے بس بھی۔ لیکن ایسا کرنا درست بھی نہیں ہے اس لڑکی کا باپ معذور لڑکی کے ناجائز مطالبات پورے کرنے کی بجائے اس کی شادی گاؤں سے آئے لڑکے کے ساتھ کر واسکتا تھا یا کسی ملازم کو رکھ کر اس کی ذمہ داری اُسے دے سکتا تھا لیکن مشرف عالم ذوقی نے یہاں والد کو بے بس اور مجبور دکھایا ہے جو قابل مذمت ہے۔ اس ناول کا بنیادی موضوع انسیسٹ سیکس ہے جو کہ ہمارے معاشرے اور مذہب میں بالکل گوارا نہیں۔ اقتباس

"کبھی کبھی بے شرم بن کر خود کو سمجھنا پڑتا ہے کہ میں اس کا باپ ہوں۔۔۔۔۔۔ مجھے اس کے کچھے دھونے پڑھتے ہیں۔۔۔۔ پیشاب اور پاخانے سے لتھ پتھ اس کی چادر دھونی پڑتی ہے۔۔۔ کئی بار۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں خوف کی آمیزش تھی۔۔۔۔۔۔۔ وہ سارے کپڑے اتار کر ننگی ہو جاتی تھی۔ اس کی طرف پلٹ کر دیکھنا اللہ کا بھیجا ہوا عذاب لگتا ہے۔ مگر کیا کروں میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔ آپ ایک مجبور باپ کی کیفیات کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔"(1)

"پوکے مان کی دنیا" میں بھی ایک جوان ہوتی ہوئی لڑکی اپنے والدین کی حکم عدولی کرتی ہیں کیونکہ یہ اُس کی فطرت کا حصہ ہے، کو موضوع بنایا گیا ہے اس کہانی میں عجیب نفسیاتی الجھنوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو بعض مردوں کی گھٹیا نفسیات کو اجاگر کرتی ہیں۔ ہمارے سماج میں کچھ مرد ایسے بھی ہیں جن کی گندی نظر سے محرم رشتے بھی محفوظ نہیں رہتے مگر ہر جگہ یوں نہیں ہوتا، دراصل "پوکے مان" ایک کھیل ہے جس میں کھیلنے والا دشمن سے لڑائی کرتے ہوئے بہت سے پوکے مان جمع کر لیتا ہے اس کے بعد جب لڑائی کا وقت آتا ہے۔ تو وہ دشمن کے معیار کا پوکے مان میدان میں پھینکتا ہے پھر جیت کر دشمن کو قید کر کے پوکے مان بنالیتا ہے۔ ناول "نالہ شب گیر" میں بھی تانیثی ڈسکورس دیکھنے کو ملتا ہے ہماری ثقافتی اور سماجی اعتبار سے جو نئے زاویے ظاہر ہو رہے ہیں اس کے باوجود عورت محکوم ہے بنیادی طور پر مذہبی اور سماجی اعتبار سے عورت کا کیا مقام ہے۔ کہاں ہیں؟ یہ سوال ذوقی کے ناولوں اور افسانوں کی بنیاد ہیں عورت کا کردار اس کی بہت سی تحریروں میں ملتا ہے مگر یہ ناول مکمل طور پر تانیثی ڈسکورس میں پھیلا دکھائی دیتا ہے۔ عورت کا مرتبہ آج بھی غلامی ہی ہیں فرق بس اتنا ہے کہ اسے نئی زنجیریں پہنادی گئی ہیں۔ ذوقی اس ناول کی کہانی میں یہی بتانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ عورت بغاوت کر کے ان کو توڑ سکتی ہیں ذوقی کی انفرادیت یہ ہے۔ کہ وہ ہمارے معاشرے میں پھیلنے والے نئے نئے مسائل کی طرف توجہ دلا کر اُن کا حل نکالتے ہیں۔ آپ اس کوشش میں بہت آگے نکل گئے ہیں جو قابل تحسین بات ہے۔ "نالہ شب گیر" سے اقتباس:

"تین مہینے جنیفر کے ساتھ میں نے اس پروجیکٹ پر کام کیا ہے مجھے پہلی بار احساس ہوا کہ اس سطح پر سوچنے والی اکیلی میں نہیں ہوں ایک دنیا تمہارے پاگل پن اور کارناموں سے گھبرا چکی ہے بلکہ کہنا چاہیے کہ تمہاری مردہ مردانگی سے۔ اور اسی لیے تیز رفتاری سے اسی نئی دنیا میں ایک نیا معاشرہ تیار ہو رہا ہے اور ہم سوچ بھی نہیں سکتے بہت حد تک نیا معاشرہ وجود میں آچکا ہے۔۔۔"(2)

مشرف عالم ذوقی کا ناول "مرگ انبوہ" نے اردو ادب میں دھوم مچادی ہے یہ ناول قاری کے ذہن کو ایک گہری سوچ کا اثر قائم کرتا ہے اور وہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ "مرگ انبوہ" کا مطلب ہے "بھیڑ کی موت" دراصل ذوقی کو اس بات کا افسوس تھا کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے یہ سوچنا چھوڑ دیا ہے کہ ملک میں کیا چل رہا ہے انہیں کچھ بھی معلوم نہیں ہے اور ناہی وہ اس بات پر غور وفکر کرتے ہیں کہ ہندوستان میں ان کے لیے زمین تنگ ہو رہی ہے ان کی شاخت چھپی جا رہی ہے انہیں ذرہ برابر بھی اس کی فکر نہیں ہے وہ بھیڑ کی مانند نیم نیند چلتے چلتے موت کا شکار ہوتے جا رہے ہیں، اس مناسبت سے انھوں نے اس ناول کا نام "مرگ انبوہ" رکھا۔ ناول "مسلمان" میں بھی انھوں ہندوستانوں کے مسلمانوں کی حالت زار کہانی بیان کی ہے "شہر چپ ہے" ذوقی کا ایک خوبصورت ناول ہے اس میں انھوں نے ملک و قوم کے ایک بڑے المیے کو موضوع بنایا ہے کہ کس طرح غریب عوام پیٹ کی خاطر کس طرح جرائم پر اُتر آتی ہے۔ اس کی بے بسی، بے روزگاری، لاچاری اُسے جرائم پر اکساتی ہے وہ اپنی بھوک مٹانے

کے لیے بغیر کسی خوف کے سب کچھ کرنے کو تیار ہے۔اس کہانی کوانھوں نے بہت دلکش انداز میں ایک تسلسل کے ساتھ بیان کیاہے۔اور یہ بھی دکھایاہے کہ کہ پڑھے لکھے نوجوان بھی اس کا شکار ہیں۔پڑھے لکھے افراد کو بھی جب بے روزگاری کا سامنا کرناپڑتاہے یااسے ملازمت نہیں ملتی تو وہ بھی غلط راستے اختیار کرنا شروع کر دیتا ہے۔ذوقی کا یہ ناول عہد حاضر کی مکمل عکاسی کرتادکھائی دیتاہے۔اقتباس

"میری زندگی کا کوئی ٹھکانہ نہیں بیٹاتم نے کئی بار اپنی بیکاری کاذکر کیاہے یہ بوڑھاتمہارے باپ جیساہے۔اگر کچھ کہے تومانو گے ؟

کیابات ہے انکل

انکل دل دھڑک رہاتھا

صرف اتنی بات کہ تم میرے پیسے سے کاروبارنہ شروع کردو دیکھوانکارمت کرنا۔"(3)

ناول"نیلام گھر"میں 80 سے پہلے حالات وواقعات کو پیش کیاہے۔اس وقت کے لوگوں کی روزانہ کی زندگی،ان کے مسائل،پولیس کے تشدداور عیش پرست حالات میں عورتوں کی معاشرے میں حیثیت ومقام کو دلکش انداز میں کہانی کاروپ دیاہے۔"بیان"سیاست اور سماج دونوں کو موضوع بنایاہے۔ذوقی ایک بہادراور نڈر مصنف تھے۔اسی لئے انہوں نے کوئی گورنمنٹ نہیں کی کیونکہ وہ پابندیوں سے آزاد ہو کر لکھناچاہتے تھے۔ان کی سب سے بڑی خوبی بھی یہی ہے کہ وہ بغیر کچھ چھپائے سچ کو ہر خاص وعام تک پہنچاتے ہیں۔وہ حقیقت نگاری کو پسند کرتے ہیں۔ناول"بیان"میں بھی انہوں نے دسمبر1992کو ہونے والے افسوس ناک واقعہ"بابری مسجد"کو کھل کر بیان کیاہے۔اس واقعہ کے باعث سیاست اور سماج میں جو تبدیلیاں ہوئیں،اس پر جو اثر پڑا،اس کوانہوں نے اس ناول میں بیان کیاہے۔"ذبح"میں انہوں نے اس ترقی یافتہ صورتحال کو موضوع بنایاہے جو صرف ایک خاص طبقے تک محدود ہے۔ان نئی نئی ایجادات سے غریب عوام پر جواثرات پیداہورہے ہیں اس کو بیان کیا ہے۔ذوقی ان اثرات کاذمہ دار ہمارے پورے سیاسی سماجی معاشرے کو ٹھہراتے ہیں۔ذوقی نے اپنے تمام ناولوں کا موضوع،اسلوب وتکنیک،کوہر دوسرے ناول سے منفرد رکھا۔

ان کے ناولوں کے موضوعات عہد حاضر کے تبدیل ہوتے حالات وواقعات سے ماخوذ ہیں ملک میں معاشی،سیاسی،سماجی،اقتصادی اور تہذیبی صورتحال میں تیزی سے تبدیلی،روزمرہ ہونے والی نئی نئی ایجادات تجربات ومشاہدات پر وہ عمیق نگاہ رکھتے ہیں ان کانچوڑ اپنی اپنی تحریروں میں بیان کرتے ہیں

"پوکے مان کی دنیا"کاتجزیہ

"پوکے مان کی دنیا"ذوقی کانہایت خوبصورت ناول ہے۔یہ ناول 2004میں رقم ہوا۔یہ ناول 336صفحات پر مشتمل ہے ان کاناول ہندوستان کے علاوہ پاکستان میں بھی 2020ءمیں رقم ہوا۔اس ناول میں انھوں نے جدید نسل کی زندگی اور تہذیب کی بدلتی ہوئی صورت حال کی عکاسی کی ہے اس ناول کی کہانی میں تغیر پزیرز مانے اور ٹیکنالوجی کے بڑھتے ہوئے رجحانات کے انسانی زندگی پر منفی اثرات کی ترجمانی کی گئی ہے۔دراصل"پوکے مان"دوالفاظ پاکٹ اور مانسٹرز کی تلخیص ہے۔جس کا مطلب ہے ایک ایسی طاقت ور اور عجیب الخلقت چیز جس نے نوجوان نسل کو پوری طرح سے اپنے قبضے میں لیاہوا ہے اسی نام کی مناسبت سے وہ اس ناول میں بھی یہی دیکھاتے ہیں کہ فلم،ٹی وی،کمپیوٹر،کارٹون،انٹرنیٹ،موبائل فون وغیرہ کس طرح بچوں کی زندگی کا حصہ بن چکے ہیں۔اس ناول کاعنوان بظاہر توغیر ادبی سالگتاہے۔لیکن پڑھنے کے بعد اس کی جدت کاری اور وجودیت طبع کی داد کے لیے دل خود بہ خود مجبور ہوجاتاہے۔انہوں نے نہایت خوبی کے ساتھ پوکے مان کو عہد حاضر کے کلچرل ڈسکورس میں ضم کر دیاہے۔مغربی ممالک نے جب پوکے مان کو پیش کیاتواس کے منفی اثرات ناصرف مغربی ممالک میں ہی بلکہ مشرقی ممالک میں بھی دیکھے گئے مشرف عالم ذوقی نے اس تبدیلی کواپنی تیسری آنکھ سے ناصرف سمجھابلکہ کاغذپر بکھیر دیااس ناول کی مختصر کہانی یوں ہے کہ یہ کہانی متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے بزرگ خواتین و حضرات،نئی نسل کے نمائندہ کچھ لڑکے اور لڑکیاں،عالمی استعماری معاشی قوتیں،بکاؤ،مفاد پرست سیاستدان،میڈیا،اور احمق سوسائٹی کے یہ گرد گومتی ہے۔اس ناول کا مرکزی کردار سنیل کمارائے پسماندہ علاقے گوپال گنج سے ہے وہ محنت کرکے جج بن جاتاہے،جج بننے کے بعد اس کی پُر سکون زندگی میں ایک ایسامقدمہ آتاہے جواُس کی زندگی میں ہل چل مچادیتاہے۔وہ اپنے ارد گرد کی زندگی کوروایتی اقداری سانچوں میں دیکھتاہے لیکن سب غلط نظر آتاہے۔اقتباس

"میری نظر نے ایک مرتبہ پھراس کاتعاقب کرناچاہا۔مگر ہر بار بیٹی کی

جگہ جسم آڑے آتارہا۔۔۔وہی تنگ کپڑوں میں سمٹاہواایک کھلا

جسم جسے دیکھتے ہوئے باپ اپنی ہی نظر میں ننگاہوجاتاہے۔۔۔"(4)

یہ ایک ایسا ناول ہے۔ جس میں عہد حاضر کے سلگتے ہوئے ماحول کی حقیقی تصویر کھینچی گئی ہے اور مستقبل میں آنے والی خوفناک جھلکیاں صاف طور پر دکھائی ہیں اب تک کوئی بھی ایسا نادل دیکھنے کو نہیں ملا جو سائبر کرائم کے حوالے سے ہو "پوکے مان کی دنیا" غالباً پہلا ناول ہے جس میں اس کا اظہار کھل کر کیا گیا۔اس ناول کا بطور مطالعہ ہمیں اس نتیجے پر پہنچاتا ہے کہ انٹرنیٹ اور سائبر نے ہماری نوجوان نسل کو اپنا غلام بنالیا۔ یہ ناول ہمارے سماج کا مکمل آئینہ ہے۔ جس میں ذوقی نے ایک سنجیدہ اور اہم موضوع اُٹھایا ہے۔ آج اس ترقی یافتہ زمانے میں والدین کاروباری زندگی میں اس قدر مصروف ہیں کہ اُنہیں علم ہی نہیں ان کی بچے کیا کر رہے ہیں ؟ وہ کس طرح کے کام کاج میں ملوث ہیں ؟ نوجوان نسل کو انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، غیر اخلاقی اور مخش ویب سائیٹ نے گھیرے رکھا ہے وہ جو کچھ دیکھتے ہیں اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ذوقی نے اس کہانی میں بھی یہی بیان کیا ہے کہ جج کے پاس ایک ایسے لڑکے لڑکی کا مقدمہ آتا ہے جو ہم عمر ہیں وہ بلو فلم دیکھتے ہیں اور پھر وہی سب کچھ کر بیٹھتے ہیں۔

اس ناول کا پلاٹ کا نہایت سادہ و سہل ہے۔ اچھی تحریروں کی خوبی ہے کہ وہ سادہ اور پر اثر ہوں کیوں کہ اس سے ہر خاص و عام قارئیں اثر انداز ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ ناول کی معنویت اور موزونیت بھی بڑھ جاتی ہے ذوقی نے اس داستان کو بہت خوبصورت انداز اور تسلسل کے ساتھ چھ ابواب پر تقسیم کیا ہے۔ اس کہانی میں جدید ٹیکنالوجی، نفسیات، سیاست، میڈیا کے اخلاقیات، بوسیدہ ہو جانے کا ذکر ہے ساتھ ہی ساتھ والدین کی ذمہ داریوں پر بھی سوال اٹھائے گئے ہیں۔

مشرف عالم ذوقی کے اس ناول کے تمام کردار حقیقی ہیں۔ سنیل کمار اس ناول کا مرکزی کردار ہے، دیگر کرداروں میں سنیل کی بیوی اسنیہ، بیٹی ریا، بیٹا نتن، سپریم کورٹ کا سینئر وکیل نکھل اڈوانی، ریفارم ہاؤس کی ملازمہ میری فرنانڈس، جئے چنگی رام، جئے کی بیویاں سمترا اور شوبھا، اس کی بیٹی سونالی، بلڈنگ کنڈیکٹر دیورات، دیورات کی بیوی شالنی، بارہ سالا بیٹا روی کنچن کے علاوہ ایک کارٹون "پوکے مان" کا ذکر ملتا ہے۔ یہ تمام کے تمام کردار کسی ذہنی کشمکش کا شکار ہیں پر سکون زندگی گزارتے ہوئے یہ تمام کردار اچانک زمانے اور وقت کی ستم ظریفی کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ بقول ڈاکٹر عبدالکریم

"زندگی ایک مسلسل کشمکش ہے اور اس کہانی کے کردار انہیں حالات اور اسی کشمکش سے ہر جگہ متصادم ہیں۔ یا یوں کہا جائے کہ جو جھتے رہتے ہیں" (5)

ذوقی نے سنیل کمار رائے کا نام اپنے دوست کے نام سے اخذ کیا ہے باقی تھیم کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ سنیل کمار کا تعلق گویا گنج کے ایک غریب گھرانے سے ہے اچھی تعلیم اور محنت کے بعد وہ بطور جج ملازمت اختیار کرتا ہے ذوقی نے اس کردار کی ذریعے انسانی نفسیات کی تصویر کشی کی ہے اور اس حقیقت سے پردہ فاش کیا ہے کہ بعض اوقات انسان اپنی ذات میں اس قدر مقید ہو جاتا ہے کہ اس کی اپنی حقیقت اور اصلیت غائب ہو جاتی ہے۔ سنیل کا بیٹا نتن اور بیٹی ریا اسکول میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد جدید تہذیب سے متاثر ہو کہ ماڈرن ہو جاتی ہے سنیل ان کے اس طور طریقے سے غافل ہے آخر کار بچے اور والدین ذہنی ہم آہنگی کے فقدان اور تذبذب کا شکار ہو جاتے ہیں یہاں تک کے دونوں جنریشن ایک دوسرے کو سمجھنے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں۔

"یہ باتیں ہمیں پریشان کر رہی ہیں کے ایک کلچر ہم سے دور ہو رہا ہے ایک سنسکرتی ہم سے روٹھ رہی ہے۔۔۔ امریکہ سے ہندوستان تک۔۔۔ ہر بار گھوم پھر کے ہم ایک سنسکرتی کو بچانے کے لالچ میں پڑ جاتے ہیں"

سنیل کے پاس جب 12 سال کے بچے کا مقدمہ آتا ہے کہ اس نے اپنی ہم عمر لڑکی کا جرم کیا ہے، تو جج خوف زدہ ہو جاتا ہے اور حیرت میں پڑ جاتا ہے کے یہ کیا ہو گیا ہے وہ اپنے دوست سے تمام صورت حال کا ذِکر کرتا ہے دوسری طرف جج کے اپنے بچے بھی اپنی ہی دنیا میں مصروف ہیں انہیں اپنے والدین قدیم روایات میں جکڑے نظر آتے ہیں۔ جدید نسل کو قدیم اقدار و روایات اور تہذیب بیڑیاں نظر آتی ہیں۔ ہمارے سماج میں گلوبلائزیشن کا جو حملہ ہوا ہے اس نے تیزی سے ہماری تہذیب کے آگے دکیل دیا ہے یہ سب دیکھتے ہی دیکھتے اتنی تیزی سے ہوا کہ نہ تو بچے والدین کو سمجھ سکے نہ ہی والدین بچوں کو۔

روی کنچن بھی اس ناول کا اہم کردار ہے اس کے کردار پر سوال اُٹھتا ہے کے وہ مجرم ہے یا نہیں ؟ وہ ۱۲ سالہ کم سن بچہ ہے جو ابھی کھیل کی دنیا میں مصروف ہے لیکن پوکے مان اسکا پسندیدہ کردار ہے اور اسی کی بدولت اس نے یہ سب کم سنی میں کر ڈالا جو ایک بالغ ذہن ہی کر اور سوچ سکتا ہے۔ مشرف عالم ذوقی نے پوکے مان کو ایک تمثیلی انداز میں پیش کیا ہے اور اس کردار کے ذریعے بچوں کی نفسیات کا احاطہ کیا ہے۔

"آپ ٹھیک کہتے ہیں کارٹونوں نے بچوں کے دلوں اور دماغ پر قبضہ کر لیا ہے بچے اب پکاچو اور پوکے مان جیسے کرداروں کے ساتھ جیتے ہیں۔۔۔ آپ اپنے بچوں کو صحت مند وطن دوست اور مہذب بنانا چاہتے ہیں تو آپ کو اُنہیں کارٹونوں سے دور رکھنا ہو گا" (7)

مشرف عالم ذوقی نے اس ناول میں طنزیہ انداز و بیان اپنایا ہے۔ سونالی کا کردار جو بظاہر تو مظلوم معلوم ہوتا ہے مگر ہے نہیں۔ اسے تو اس بات کا احساس بھی نہیں ہے کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے کیا نہیں۔ ہمارے سماج کے بچے وہی کر رہے ہیں جو انہیں اپنے ارد گرد دیکھنے کو ملتا ہے۔ بچے جو دیکھتے ہیں اسی کو تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔ سوشل میڈیا نے معصوم ذہن کو وقت سے پہلے بلوغت کی سیڑھی دکھا دی ہے۔ سونالی کا باپ چنگی رام سیاست میں اپنا نام بنانے کے لئے بیٹی کو بھی نہیں بخشا بلکہ اسے بھی سیاست کا

موہرا بنا دیتا ہے۔ چنگی رام کے کردار سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سیاست کی راہیں کتنی دبیز ہیں کہ اپنا نام اور کرسی کی لالچ میں کس قدر گر جاتے ہیں۔ انہیں اپنی ذات، مذہب یا کسی رشتے سے کوئی سروکار نہیں اور نا ہی وہ انصاف کرنا جانتے ہیں۔

مختصر یہ کہ ناول اپنے اسلوب اور موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے اور دلچسپ بھی۔ مشرف عالم ذوقی کا ذہین حال میں رہتے ہوئے مستقبل کا سفر کرتا ہے۔ انہوں نے بہت پہلے یہ ناول لکھا تھا۔ مگر آج یہ سب دیکھنے کو بھی مل رہا ہے۔ ان کا قلم بے باک اوت جرات مند ہے۔ وہ تفریح کے لیے نہیں لکھتے بلکہ معاشرے کے پیچیدہ مسائل اور اس کے اصلی رنگ ہمارے سامنے لاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس ناول میں شعور کی رو، ہم کلامی و خود کلامی، آزادانہ خیال کی تکنیکوں کو خوب برتا گیا ہے۔ اسی کی بدولت مشرف عالم ذوقی کے اس ناول کو فنی استحکام حاصل ہوا۔

حوالہ جات

1. مشرف عالم ذوقی، لے آہستہ بھی سانس، عرشیہ پبلیکیشنز، 2011، ص 344
2. مشرف عالم ذوقی، نالہ شب گیر، ذوقی پبلیکیشنز، 2015، ص 391
3. مشرف عالم ذوقی، شہر چپ ہے، نئی دہلی، تخلیق کار پبلیکیشنز، 1996، ص 7
4. مشرف عالم ذوقی، پوکے مان کی دنیا، دہلی، ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاوس، 2004، ص 8
5. فخر الکریم، ڈاکٹر، بیسویں میں اردو ناول، چند مباحث، مشمولہ: ادبیات
6. مشرف عالم ذوقی، پوکے مان کی دنیا، ص 122
7. ایضا، ص 154